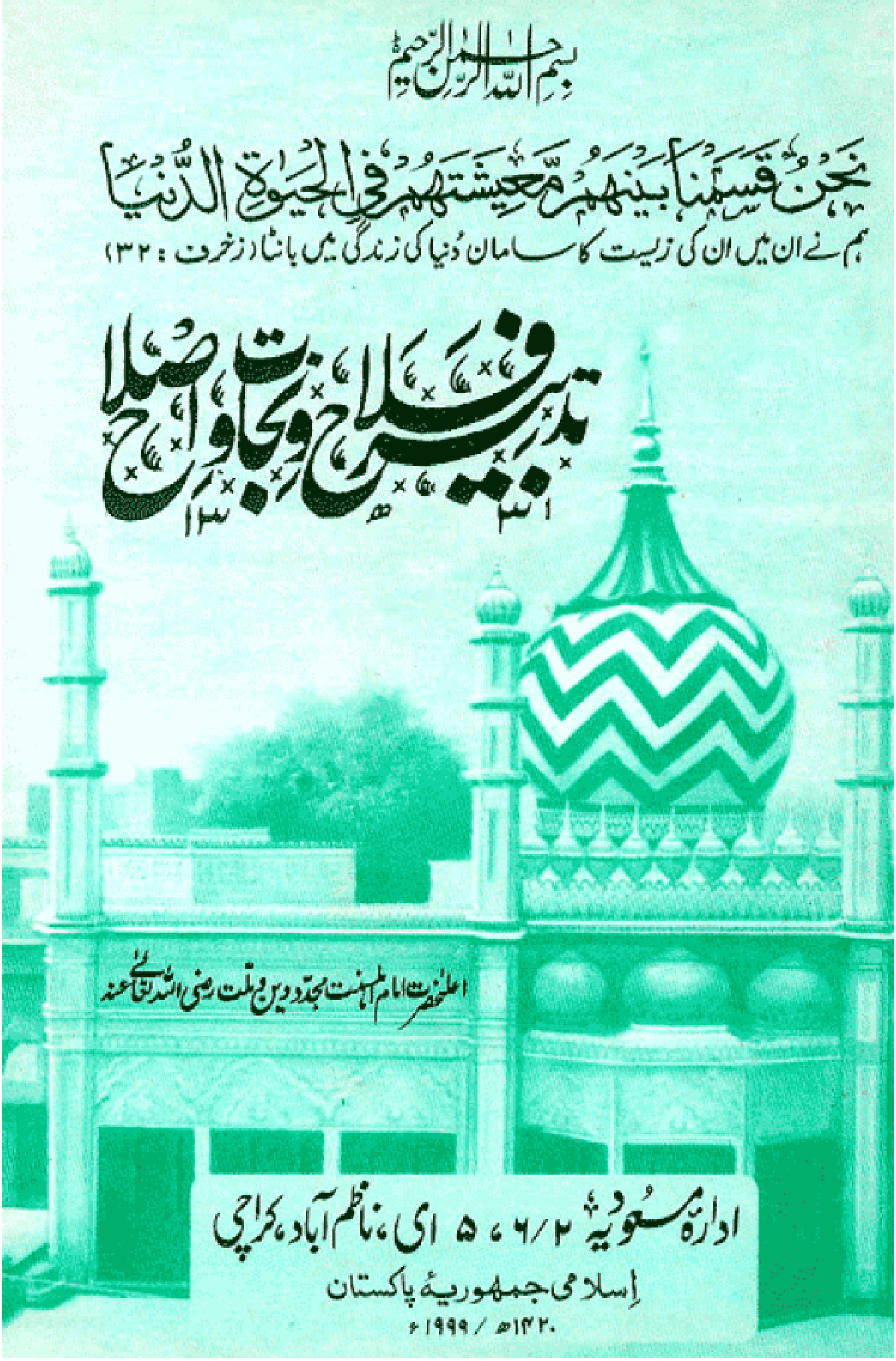

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحن قسمنا بینہم معیشتہم فی الحیوۃ الدنیا

ہم نے ان میں ان کی زیست کا سامان دُنیا کی زندگی میں بانٹا (زخرف: ۳۲)

تدبیر فلاح و نجات و اصلاح

١٣٣١

اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ادارہ مسعودیہ ۲/۶، ۵ ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریۂ پاکستان

۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحن قسمنا بینہم معیشتہم فی الحیوۃ الدنیا

ہم ان میں ان کی زیست کا سامان دُنیا کی زندگی میں بانٹا (زخرف: ۳۲)

تدبیر فلاح و نجات و اصلاح

اعلیحضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ادارۂ مسعودیہ

۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی سندھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسئلہ

از کلکتہ کولوٹولہ اسٹریٹ نمبرہ ۶ مسؤلہ جناب حاجی منشی لعل خاں صاحب

۱۹۔ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ۔

قبلہ وکعبہ حضرت مرشدی ومولائی دام ظلکم العالی

تمنائے قدمبوسی کے بعد مودبانہ گزارش۔ المؤید کے پرچے برائے ملاحظہ مرسل ہیں۔ ارشاد ہو کہ آجکل مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے۔ اور امداد ترک کا کیا طریقہ ہو۔

الجواب

ترک موالات کا مسئلہ

بملاحظہ مکرم حامیٔ سُنّت ماحیٔ بدعت برادر طریقت حاجی لعل خانصاحب دام مجدہم۔ وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ المؤید کے چھ پرچے آئے انھیں بالاستیعاب دیکھا گمان یہ تھا کہ شاید کوئی خبر خوشی کی ہو۔ مگر اُسکے برعکس اُس میں رنج وملال کی خبریں تھیں۔ بے گناہ مسلمانوں کے جو مظالم گزر رہے ہیں اور سلطنت اُن کی حمایت نہیں کرسکتی صدمہ کے

لیے کیا کم تھے کہ اس سے بھی بڑھکر ترکوں کی اس تازہ تبدیل روش کا ذکر تھا جس نے میرے خیال کی تصدیق کردی۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ بیشک اللہ کسی قوم کو گردش میں نہیں ڈالتا جبتک وہ اپنی حالت خود نہ بدل ڈالیں۔ اللہ اکرم الاکرمین اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل سے ہماری اور ہمارے اسلامی بھائیو کی آنکھیں کھولے۔ اصلاح قلوب و احوال فرمائے خطاؤں سے درگزر کرے۔ غیب سے اپنی مدد اتارے۔ اسلام و مسلمین کو غلبہ قاہرہ دے۔ آمین الٰہ الحق آمین وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ مگر بے دلی نہ چاہیے لَا تَیْاَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَا یَیْاَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ۔ اللہ واحد قہار غالب علی کل غالب اس دین کا حافظ و ناصر ہے وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ حضور سیدنا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاہِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ لَا یَضُرُّہُمْ مَنْ خَذَلَہُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَہُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ وَہُمْ عَلٰی ذٰلِکَ غالباً یہاں امر اللہ وہ وعدہ صادقہ ہے جسمیں سلطان اسلام شہید

ہو نگے اور روئے زمین پر اسلامی سلطنت کا نام نہ رہے گا تمام دُنیا
میں نصارے کی سلطنت ہو گی اگر معاذ اللہ وہ وقت آگیا ہی جب تو
کوئی چارہ کار نہیں۔ شُدنی ہوکر رہے گی مگر وہ چند ہی روز کے واسطے
ہی اُس کے متصل ہی حضرت امام کا ظہور ہو گا۔ پھر سیّدنا روح اللہ عیسیٰ مسیح
علیہ الصلاۃ والسّلام نزول اجلال فرمائیں گے اور کفر تمام دُنیا سے کافور
ہو گا تمام روئے زمین پر ملّت ایک ملت اسلام ہو گی اور مذہب ایک مذہب
اہل سنت غیب کا علم اللہ عزوجل کو ہی پھر اُسکی عطا سے اُسکے حبیب صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو۔ مگر فقیر جہاں تک نظر کرتا ہی ابھی انشاء اللہ وہ وقت نہیں
آیا اگر ایسا ہی تو ضرور نصرت الٰہیہ نزول فرمائے گی اور کفار ملاعنہ اپنے
کیفر کردار کو پہنچیں گے بہر حال بندگی بیچارگی دعا کے سوا کیا چارہ ہی۔
وہی جو ہمارا رب ہی ہماری حالت زار پر رحم فرمائے اور اپنی نصرت
اُتارے اتنے جھٹکے جو پہنچ لیے ہیں انھیں پر زُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِیْدًا۔ کو
ختم فرمادے اور اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ کی بشارت سُنادی حسبنا اللہ
ونعم الوکیل۔ آپ پوچھتے ہیں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے اسکا جواب میں
کیا دے سکتا ہوں اللہ عزوجل نے تو مسلمانوں کی جان مال جنت کے

عوض خریدے ہیں اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ
بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ مگر ہم ہیں کہ بیع دینے سے انکار اور ثمن کے خواستگار
ہندی مسلمانوں میں یہ طاقت کہاں کہ وطن و مال و اہل و عیال
چھوڑ کر ہزاروں کوس جائیں اور میدان میں مسلمانوں کا ساتھ دیں
مگر مال تو دے سکتے ہیں اس کی حالت بھی سب آنکھوں دیکھ رہے
ہیں وہاں مسلمانوں پر یہ کچھ گزر رہی ہے یہاں وہی جلسے ہیں وہی رنگ
وہی ٹھٹھے وہی امنگیں وہی تماشے وہی بازیاں وہی غفلتیں وہی فضول
خرچیاں ایک بات کی بھی کمی نہیں ابھی ایک شخص نے ایک دنیاوی
خوشی کے نام سے پچاس ہزار دیے ایک عورت نے ایک چنیں و چناں
جرگہ کو پچاس ہزار دیے۔ ایک رئیس نے ایک کالج کو ڈیڑھ لاکھ دیے اور
یونیورسٹی کے لیے تو تیس لاکھ سے زائد جمع ہو گیا ایک رات میں ہمارے
اس مفلس شہر سے اس کے لیے چھبیس ۲۶ ہزار کا چندہ ہوا۔ بمبئی میں ایک
کم درجے کے شخص نے صرف ایک کوٹھی چھبیس ۲۶ ہزار روپے کو خریدی
فقط اس لیے کہ اس کے وسیع مکان سکونت سے ملی تھی جسے میں بھی
دیکھ آیا ہوں اور مظلوم اسلام کی مدد کے لیے جو جو کچھ جوش دکھائے

جا رہے ہیں آسمان سے بھی اونچے ہیں اور جو عملی کارروائی ہو رہی ہے
زمین کی تہ میں ہے پھر کس بات کی امید کیجائے۔ بڑی ہمدردی یہ نکالی ہے
کہ یورپ کے مال کا بائیکاٹ ہو میں اسے پسند نہیں کرتا نہ ہرگز مسلمانوں
کے حق میں کچھ نافع پاتا اول تو یہ بھی کہنے ہی کے الفاظ ہیں نہ اس پر اتفاق
کرینگے نہ ہرگز اس کو نباہیں گے اس عہد کے پہلے توڑنے والے غلطبین حضرات
ہی ہونگے جن کی گذر بغیر یورپین اشیا کے نہیں۔ یہ تو سارا یورپ ہے
پہلے صرف اٹلی کا بائیکاٹ ہوا تھا اس پر کتنوں نے عمل کیا اور کے دن
نباہا پھر اس سے یورپ کو ضرر بھی کتنا اور ہو بھی تو کیا فائدہ کہ وہ سو ترکیبوں
سے اُس سے دہ گنا ضرر پہنچا سکتے ہیں لہذا ضرر رسانی کا ارادہ صرف وہی
مثل ہے کہ کمزور اور پٹنے کی نشانی۔ بہتر ہے کہ مسلمان اپنی سلامت روی پر
قائم رہیں کسی شریر قوم کی چال نہ سیکھیں اپنے اوپر مفت کی بدگمانی
کا موقع نہ دیں ہاں اپنی حالت سنبھالنا چاہتے۔ تو ان لڑائیوں
ہی پر کیا موقوف تھا ویسے ہی چاہیے تھا کہ اولاً باستثنا اُن معدود
باتوں کے جن میں حکومت کی دست اندازی ہو اپنے تمام معاملات
اپنے ہاتھ میں لیتے اپنے سب مقدمات اپنے آپ فیصل کرتے یہ

کروروں روپے جو اسٹامپ و وکالت میں گھسے جاتے ہیں گھر کے گھر تباہ ہوگئے اور ہوئے جاتے ہیں محفوظ رہتے۔ ثانیا۔ اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدتے کہ گھر کا نفع گھر ہی میں رہتا اپنی حرفت و تجارت کو ترقی دیتے کہ کسی چیز میں کسی دوسری قوم کے محتاج نہ رہتے یہ نہ ہوتا کہ یورپ و امریکا والے چھٹانک بھر تانبا کچھ صناعی کی گڑھت کر کے گھڑی وغیرہ نام رکھکر آپکو دیجائیں اور اس کے بدلے پاؤ بھر چاندی آپ سے لیجائیں۔ ثالثا بمبئی۔ کلکتہ۔ رنگون۔ مدراس حیدرآباد وغیرہ کے تونگر مسلمان اپنے بھائی مسلمانوں کے لیے بنک کھولتے سود شرع نے حرام قطعی فرمایا ہی مگر اور سو طریقے نفع لینے کے حلال فرمائے ہیں جن کا بیان کتب فقہ میں مفصل ہے اور اس کا ایک نہایت آسان طریقہ کتاب کفل الفقیہ الفاہم میں چھپ چکا ہی اُن جائز طریقوں پر نفع بھی لیتے کہ اُنھیں بھی فائدہ پہنچتا اور ان کے بھائیوں کی بھی حاجت برآتی اور آئے دن جو مسلمانوں کی جائدادیں بنیوں کی نذر ہوئی چلی جاتی ہیں اُن سے بھی محفوظ رہتے اگر مدیون کی جائداد ہی لیجاتی مسلمان ہی کے پاس رہتی یہ تو نہ ہوتا کہ مسلمان

ننگے اور بنے چنگے - دالعاس سے زیادہ اہم سب کی جان سب کی
اصل عظم وہ دین متین تھا جس کی رسّی مضبوط تھامنے نے اگلوں کو
اُن مدارج عالیہ پر پہنچایا چار دانگ عالم میں اُنکی ہیبت کا سکّہ بٹھایا
نان شبینہ کے محتاجوں کو بلند تاجوں کا مالک بنایا
اور اُسی کے چھوڑنے نے پچھلوں کو یوں چاہ ذلت میں گرایا فَاِنَّا لِلّٰہِ
وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ - دین متین
علم دین کے دامن سے وابستہ ہی علم دین سیکھنا پھر اُس پر عمل کرنا
اپنی دونوں جہان کی زندگی جانتے وہ اُنھیں بتا دینا اندھے جسے
ترقی سمجھ رہے ہو سخت تنزل ہی جسے عزت جانتے ہو اشد ذلت ہے،
مسلمان اگر یہ چار باتیں کرلیں تو انشاء اللہ العزیز آج اُنکی حالت
سنبھلی جاتی ہے آپ کے سوال کا جواب تو یہ ہی - مگر یہ تو فرمایئے
کہ سوال و جواب سے حاصل کیا جب کوئی اُس پر عمل کرنے والا
نہ ہو عمل کی حالت ملاحظہ ہو۔ اوّل پر یہ عمل ہے کہ گھر کے فیصلے
میں اپنے دعوے سے کچھ بھی کمی ہو تو منظور نہیں اور کچہری جاکر اگرچہ
گھر کی بھی جائے ٹھنڈے دل سے پسند گرہ گرہ بھر زمین پر طرفین

سے دو دو ہزار بگڑ جاتے ہیں کیا آپ ان حالتوں کو بدل سکتے
ہیں۔ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ **دوم**۔ کی یہ کیفیت کہ اول تو
خاندانی لوگ حرفت و تجارت کو عیب سمجھتے ہیں اور ذلّت
کی نوکریاں کرنے ٹھوکریں کھانے حرام کام کرنے حرام
مال کھانے کو فخر و عزّت۔ اور جو تجارت کریں بھی تو خریدار و
کو اتنا حس نہیں کہ اپنی ہی قوم سے خریدیں اگرچہ پیسہ زائد
سہی کہ نفع ہے تو اپنے ہی بھائی کا ہے اہل یورپ کو
دیکھا ہے کہ دیسی مال اگرچہ ولایتی کی مثل اور اُس سے
ارزاں بھی ہو ہرگز نہ لیں گے اور ولایتی گراں خرید لیں گے اُدھر
بیچنے والوں کی یہ حالت کہ ہندو آنہ روپیہ نفع لے مسلمان صاحب
چونّی سے کم پر راضی نہیں اور پھر لطف یہ کہ مال بھی اُس سے
ہلکا بلکہ خراب۔ ہندو تجارت کے اصول جانتا ہے کہ جتنا
تھوڑا نفع رکھے اُتنا ہی زیادہ ملتا ہے اور مسلمان صاحب
چاہتے ہیں کہ سارا نفع ایک ہی خریدار سے وصول کرلیں
ناچار خرید نے والے مجبور ہو کر ہندو سے خریدتے ہیں کیا

تم یہ عادتیں چھوڑ سکتے ہو فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْن۔ سوم کی یہ حالت کہ اکثر امرا کو اپنے ناجائز عیش سے کام ہی ناچ رنگ وغیرہ بیحیائی یا بیہودگی کے کاموں میں ہزاروں لاکھوں اُڑا دیں وہ ناموری ہے ریاست ہے اور مرتے بھائی کی جان بچانے کو ایک خفیف رقم دینا ناگوار۔ اور جنھوں نے بنیوں سے سیکھ کر لین دین شروع کیا وہ جائز نفع کی طرف توجّہ کیوں کریں دین سے کیا کام اللہ ورسول کے احکام سے کیا غرض ختنہ نے اُنھیں مسلمان کیا اور گائے کے گوشت نے مسلمانی قائم رکھی اس سے زائد کیا ضرورت ہی نہ اُنھیں مرنا ہی نہ اللہ واحد قہار کے حضور جانا نہ اعمال کا حساب دینا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ پھر سود بھی لیں تو بنیا اگر بارہ آنے مانگے یہ دو ڈیڑھ سے کم پر راضی نہوں۔ ناچار حاجتمند بنیوں کے ہتھے چڑھتے ہیں اور جائدادیں اُن کے نذر کر بیٹھتے ہیں۔ چہارم کا حال ناگفتہ بہ ہے کہ انٹرنس پاس کو رزاق مطلق سمجھا ہے وہاں نوکری میں عمر کی شرط پاس کی شرط

پھر پڑھائی وہ مفید کہ عمر بھر کام نہ آئے نہ اُس نوکری میں اس کی حاجت پڑے۔ اپنی ابتدائی عمر کہ وہی تعلیم کا زمانہ ہی یوں گنوائی۔ اب پاس ہونے میں جھگڑا ہے تین تین بار فیل ہوتے ہیں اور پھر لپٹے چلے جاتے ہیں اور قسمت کی خوبی کہ مسلمان ہی اکثر فیل کیے جاتے ہیں پھر تقدیر سے پاس بھی مل گیا تو اب نوکری کا پتا نہیں اور ملی بھی تو صریح ذلّت کی۔ اور رفتہ رفتہ دنیوی عزت کی بھی پالی تو وہ کہ عند الشرع ہزار ذلّت۔ کہیے پھر علم دین سیکھنے اور دین حاصل کرنے اور نیک و بد میں تمیز کرنے کا کونسا وقت آئے گا لاجرم نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دین کو مضحکہ سمجھتے ہیں اپنے باپ دادا کو جنگلی وحشی بے تمیز گنوار نالائق بیہودہ احمق بیخرد جاننے لگتے ہیں بفرض غلط اگر یہ ترقی بھی ہوئی تو نہ ہونے سے کروڑ درجے بدتر ہوئی۔ کیا تم علم دین کی برکتیں ترک کروگے فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ یہ وجوہ ہیں یہ اسباب ہیں مرض کا علاج چاہنا اور سبب کا قائم رکھنا حماقت نہیں

تو کیا ہے۔ اس نے تمھیں ذلیل کردیا اس نے غیر قوموں کو
تم پر ہنسوایا۔ اس نے اس لئے اس نے جو کچھ کیا وہ اس لئے
اور آنکھوں کے اندھے اب تک اس اوندھی ترقی کا رونا
روئے جاتے ہیں۔ ہائے قوم وائے قوم یعنی ہم تو اسلام
کی رسّی گردن سے نکالکر آزاد ہو گئے تم کیوں قُلی بنے ہوئے
ہو حالانکہ حقیقۃً یہ آزادی ہی سخت ذلّت کی قید ہے جس کی
زندہ مثال یہ ترکوں کا تازہ واقعہ ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم اھل الرائے۔ ان وجوہ پر نظر فرمائیں اگر
میرا خیال صحیح ہو تو ہر شہر و قصبہ میں جلسے کریں اور مسلمانوں
کو ان چار باتوں پر قائم کردیں پھر آپ کی حالت خوبی کے
طرف نہ بدلے تو شکایت کیجیے یہ خیال نہ کیجیے کہ ایک
ہمارے کیے کیا ہوتا ہے ہر ایک نے یوہیں سمجھا تو کوئی کچھ
نہ کرے گا بلکہ ہر شخص یہی تصور کرے کہ مجھی کو کرنا ہے
یوں انشاء اللہ تعالےٰ سب کریں گے چند جگہ جاری تو کیجیے
پھر خربوزہ کو دیکھکر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ خدا نے چاہا

یہ چار باتیں ہر جگہ جاری کی جاویں

تو عام بھی ہو جائے گا اُس وقت آپ کو اس کی برکات نظر
آئیں گی وہی آیہ کریمہ کہ ابتدا ءِ سخن میں تلاوت ہوئی۔
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ الآیۃ جس طرح بُرے روبہ کی طرف اپنی
حالت بدلنے پر تازیانہ ہے یوں ہی نیک روش کی طرف
تبدیلی پر بشارت ہے کہ اپنے کرتب چھوڑو گے تو ہم
تمھاری اس ردی حالت کو بدل دینگے۔ ذلّت کے بدلے
عزت دیں گے۔ اے رب ہمارے ہماری آنکھیں کھول
اور اپنے پسندیدہ راستہ پر چلا صدقہ رسولوں کے سورج
مدینہ کے چاند کا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ
وبارک وکرم آمین۔ خیر یہ مرثیہ تو عمر بھر کا ہے مسلمان
ان چار باتوں میں سے ایک کو بھی اختیار کرتے نہیں معلوم
ہوتے مگر ضرورت امداد ترک کی نسبت کیئے مرثیے
ہزاروں پڑھے گئے مگر سوا ر بعض غربا کے امراو رؤسا
بلکہ دُنیا بھر کے والیان ملک نے بھی کوئی قابل قدر حصہ
نیا وہ جو فوجی مدد دے سکتے تھے وہ جو لاکھوں پونڈ بھیج سکتے

تھے وہ ہیں اور بے پرواہی گویا اُنھوں نے کچھ سُنا ہی
نہیں۔ اُنھیں جانے دیجیے وہ جانیں اور اُن کی مصلحت۔
آپ بھی کہیے کتنا چندہ ہوا ہے جس پر ہمدردیٔ اسلام کا
دعویٰ ہے۔ مصارفِ جنگ کچھ ایسے ہلکے ہیں جتنا
چندہ جا چکا ہے ایک دن کی لڑائی میں اُس سے زیادہ
اُڑ جاتا ہے اب بھی اگر تمام ہندوستان کے جملہ مسلمان
امیر فقیر غریب رئیس اپنے سچّے ایمان سے ہر شخص اپنے ایک
مہینے کی آمدنی دے دے تو گیارہ مہینے کی آمدنی میں بارہ
مہینے گزر کر لینا کچھ دشوار نہ ہو اور اللہ عزوجل چاہے تو لاکھوں پونڈ
جمع ہو جائیں۔ یونیورسٹی کے لیے غریبوں کے پیٹ کاٹ کر
تین [۳] لاکھ سے زیادہ جوڑ لیا اور اُس پر سود مل رہا ہے کہ
اس کی مقدار بھی چالیس [۴۰] ہزار سے زائد ہو چکی ہے اور وہ

لـ ۵ چندہ دینا اُسے چاہیے جو تُرکوں کو پہنچا دے نہ کہ سکنڈ کلاس کے سفر کرنے والوں اور
ہوٹلوں میں قیام کرنے والوں کو ۱۲

بنی بھی نہیں یہ روپے تو گھر سے دینا نہیں اسی کو اللہ واحد قہار کی راہ میں بھیج دیجیے اسلام باقی ہے تو یونیورسٹی بننا ضرر نہ دیگا اور اسلام نہ رہا تو یونیورسٹی کیا بخشوا لے گی بلکہ ہم کہے دیتے ہیں کہ وہ اُس وقت ہرگز ہرگز بن بھی نہ سکے گی اُس وقت جو گت ہوگی اس کا ذکر پیش از وقت ہے اور بالفرض تنگدل اور بخیل ہاتھ پرایا مال بھی یوں دینے کو ہو تو یہ تمام و کمال رہے سلطنت اسلام کو بقائے اسلام کے لیے بطور قرض حسن ہی دیدیجیے۔ اور زیادہ کیا کہوں وحسبنا اللہ ونعم الوکیل

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ

جل مجدہ اتم

و احکم

ومن يتوكل على الله فهو حسبه
١٤٠٧

وکونوا مع الصادقین

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ